نظامت کے لیے ایک لاجواب تحفہ

نوری نقابت

کہیں پھونکوں سے بجھتی ہے تجلی نورِ ایمان کی
ہوا رُوکے تو کشتی تیز چلتی ہے مسلمان کی

مُصنّفہ
فاطمہ خاتون صابری
الجامعۃ الصابرۃ للبنات، گوپی گنج، بھدوہی

محمد اصغر علی رضوی

کہیں پھونکوں سے بجھتی ہے تجلی نورِ ایمان کی
ہوا روکے تو کشتی تیز چلتی ہے مسلمان کی

نظامت کے لیے ایک لاجواب تحفہ

نوری نقابت

مصنفہ

فاطمہ خاتون صابری

الجامعۃ الصابرۃ للبنات، گوپی گنج، بھدوہی

+919224227313

اسلامک پبلشر

۴۴۷- گلی سروطے والی مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

Ph:(011)23284316, Fax: 23284582

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب .... نوری نقابت

تصنیف .... فاطمہ خاتون صابری

صفحات ۴۸

قیمت ۱۵

ناشر .... اسلامک پبلشر

۴۴۷، گلی سروتے والی، مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

اسلامک پبلشر

۴۴۷، گلی سروتے والی مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۔ ۶

فون: ۲۳۲۸۴۳۱۶، فیکس: ۲۳۲۸۴۵۸۲

ISLAMIC PUBLISHER

447, GALI SAROTEY WALI

MATIA MAHAL JAMA MASJID DELHI-6

PH: 23284316 FAX: 23284582

اظہار خیالات

محترمہ عالمہ صدیقہ خاتون صاحبہ امجدی مدظلہا العالی

الجامعۃ الصابرہ گرلس کالج پورے گلاب گوپی گنج بھدوہی جو اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے مشہور و معروف ہے جہاں سے ہر سال متعدد بچیاں ردائے فضیلت و عالمیت و قرأت سے نوازی جاتی ہیں۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ یہاں کی بچیوں میں لکھنے پڑھنے تقریر کرنے اور نعت گوئی میں کافی شغف پایا جاتا ہے۔ اس کی جیتی جاگتی مثال آپ کے ہاتھ میں یہ کتابچہ بنام "نوری نقابت" ہے جو فن نظامت و نقابت کے لیے ایک بہترین شاہکار ہے۔ اس کتاب کی تصنیف و تالیف کے فرائض جماعت رابعہ کی ایک ہونہار طالبہ عزیزہ فاطمہ خاتون صابری نے دیا ہے۔ واقعی ایک صنف نازک کمسن بچی کا اتنا گراں مایہ کام قابل صد رشک ہے۔ بحمدہ تعالیٰ میں نے اس کتابچہ کا بڑی دلجمعی سے مطالعہ کیا اور بہت خوب پایا۔ رب کریم سے دعا ہے کہ موصوفہ کے علم و عمل اور زور قلم میں روز افزوں ترقی و توانائی عطا فرمائے۔ (آمین)

صدیقہ خاتون

بڑا گاؤں باغیچہ، گھوسی، مئو

۱۱/۱۱/ ۲۰۰۷ء

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد یا یھا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم

یعنی اے ایمان والوں ذکر کرو نعمت الٰہی کا جو تم پر ہے۔

معزز سامعات آج کی یہ مبارک محفل تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ ﷺ کے نام منسوب ہے۔ لہٰذا زبان ہماری ہوگی بات سرکار کی ہوگی، زبان ہماری ہوگی بات تاجدار کی ہوگی، زبان ہماری ہوگی بات احمد مختار کی ہوگی۔

انھیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات انکی
انھیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات انکی

جن و بشر ملک کو فلک سے پکار لا چوتھے فلک سے مسند عیسیٰ اتار لا
سدرہ سے جبرئیل امین کو پکار لا جنت میں جو گندھے ہیں وہ پھولوں کے ہار لا

نعت نبی کی گونج اٹھے دھوم دھوم کے
صل علی کا شور مچے جھوم جھوم کے

باواز بلند درود شریف پڑھیے:

اللّٰھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی الہ و صحبہ وسلم۔

رب سلم علی رسول اللہ مرحبا مرحبا رسول
کیا مقدس ہیں آپ کے القاب مجتبیٰ مصطفیٰ رسول

نور ہی نور ہے تا عرش بریں آج کی رات
راستہ تکتے ہیں جبریل امیں آج کی رات

ہیں وہی پھول وہی روز کے ماہ و انجم
جانے کیوں لگتی ہے ہر چیز حسیں آج کی رات

میری پردہ نشین ماؤں اور بہنو! میلاد کی محفل منعقد کرنا نہایت عمدہ اور بہتر کام ہے یہ سنت الٰہی بھی اور ایمان کی پختگی کا سبب بھی ہے۔ سب سے پہلے پروردگار نے عرش پر رسول کا میلاد منایا اور آج ہم فرش پر اس کی سنت ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس محفل مبارک کو بڑی بزرگی اور برتری بخشی ہے۔ اس بزم اقدس میں ملائکہ شریک ہوتے ہیں۔ اور طرح طرح کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ خود اس بزم میں رونق افروز ہوتے ہیں۔ اور اپنے مشتاقوں اور محبت کے ماروں کو جمال جہاں آرا دکھاتے ہیں۔ اسی لئے کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

یہ وہ محفل ہے جس محفل میں خود سرکار آتے ہیں
یہاں آنکھوں سے چل کر طالب دیدار آتے ہیں

پڑھو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ہر دم
کہ محفل میں جناب احمد مختار آتے ہیں

مؤدب ہو مؤدب ہو مؤدب ہو مؤدب ہو

وہ دیکھو بزم اقدس میں شہ ابرار آتے ہیں

بشر جن و ملک محمود ذکر پاک سننے کو

ادب سے محفل میلاد میں ہر بار آتے ہیں

اے رسول اللہ ﷺ کی دیوانیو! سنو علمائے کرام فرماتے ہیں۔ عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِینَ تَنَزُّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی اولیاء اللہ کے ذکر کیوقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے ہمارے آقا ﷺ کے ذکر شریف نے یہ بزرگی پائی ہے کہ اللہ تعالی نے حضور ﷺ کو بشارت دی اور فرمایا: یَا مُحَمَّدُ اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ یعنی اے محمد ﷺ جب میرا ذکر کیا جائیگا تو تمہارا بھی ذکر کیا جائیگا۔

سبحان اللہ سبحان اللہ ایسے مقدس اور پیارے نام پر کیوں نہ دونوں عالم قربان ہوں۔

فلک صدقے ملک صدقے ہر اک اہل زمیں صدقے

تمہارے نام پر یا شاہ دیں کیا کیا نہیں صدقے

تمہارا حسن ہے وہ حسن جس پر یا رسول اللہ

بشر حور و ملک کی خوبیاں سب ہو گئیں صدقے

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے "اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو ایسے ہی یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو

اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں“۔

یہی تو شمع محفل ہے یہی قندیل محفل ہے
محمد مصطفیٰ کے نور سے روشن میرا دل ہے

ذرا اہل محبت شوق سے دل کی نظر ڈالیں
جسے فردوس کہتے ہیں محمد کی وہ محفل ہے

فلک سے اڑ کے آتے ہیں ملک اس بزم اقدس میں
یہ میلاد محمد سرور عالم کی محفل ہے

بچھاؤ اپنی آنکھوں کو یہاں پہ سر کے بل آؤ
محمد کی یہ محفل ہے مجد کی یہ محفل ہے

دوبالا رنگ ہے اسکا دوبالا حسن ہے اسکا
یہ وہ محفل ہے جس میں رحمت رحمٰن شامل ہے

اب آیئے محفل کا افتتاح ایسے مقدس کلام سے شروع کیا جائے جو تڑپتے دل کی فریاد اور سسکتی روح کا علاج ہے جس نے پوری دنیا کو امن کا درس دیا، جس نے ظلم کے دلدل میں پھنسے ہوئے انسانوں کے درمیان علم و انصاف کا پرچم بلند کیا جس نے جہالت کو مٹا کر علم دین کی شمع جلادی۔ تو آیئے اسی پاکیزہ کلام سے محفل کا آغاز کیا جائے جس کے لئے قاریہ خوش الحان، معزز ذیشان، ماہر تجوید قرآن تشریف لا رہی ہیں۔

قرآن کی تلاوت سے آغاز ہو محفل کا
اس نور سے پا جائیں ہم راستہ منزل کا

☆☆☆

سبحان اللہ سبحان اللہ

ٹھکانا ہی نہیں اس بزم عرفان کی روانی کا
کہ جو بھی لفظ ہے ہر ایک گوہر معانی کا

ابھی تک آپ لوگ تلاوت کلام پاک کی سماعت سے اپنے قلوب کو منور مجلی فرما رہی تھیں اور اپنے دلوں کو ایمان و اسلام کا خزینہ بنا رہی تھیں اب میں چاہتی ہوں کہ دل کے صاف شفاف آئینے میں ایسی ذات کا چہرۂ انور دیکھوں جنہوں نے اپنے لعاب دہن سے ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑ دیا' آنکھوں کی روشنی کو پلٹا دیا' اور جن کے دندان مبارک نے رات کو دن کا اجالا دے دیا۔ جنکی شان اقدس یہ تھی دست مقدس کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

شق القمر کا معجزہ قربان جایئے
انگلی بھی کام کر گئی تلوار کی طرح

آیئے تصورات میں اس ذات سے ملاقات کے لیے آپ کو نعت رسول سنواؤں جس کے لیے میں ایک باوقار شاعرہ محترمہ............صاحبہ کو دعوت سخن دے رہی ہوں کہ

چمن کے ہر شگفتہ گل سے جیسے پیار ہے سبکو
سر محفل حلاوت آپکی تسلیم ہے سبکو

☆☆☆

سبحان اللہ ماشاء اللہ

تیرے الفاظ کے نغموں کے تقدس کی قسم
تجھ میں بلبل کی چہک گل کی مہک سب کچھ ہے

ابھی آپ ایسی شاعرہ کے کلام کو سماعت فرما رہی تھیں جن کے کلام میں عشق رسول کا پیغام تھا، حسن عمل کی دعوت تھی، نبی کی محبت کا لطف تھا، ان کی آواز میں کچھ ایسے حسین انداز تھے جس سے کوئل بھی شرما گئی۔ ساتھ ہی ساتھ ایک ایسی باوقار شاعرہ تھیں جنہوں نے ماحول کو سکونت بخشی۔ اب آیئے آپ کے موڈ کو چینج کرنے کے لیے ایک نئی دنیا کی سیر کراؤں یعنی نعتیہ کلام کے بعد آپ کو خطابت کی پر بہار وادی میں گھماؤں۔ البتہ ایک بات ضرور یاد رکھیں کہ سبحان اللہ، الحمد للہ، ماشاء اللہ اور بہت خوب سے اپنی زبان کو ہمیشہ تر رکھیں کیونکہ:

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

بزم نبی میں داد نہ دینا بھی جرم ہے
پینا ہے گر طہور تو منہ کھولیے حضور

ایک شاندار خطیبہ کا حوصلہ بغیر آپ کی داد کے برقرار نہیں رہ سکتا۔اگر
آپ کو بھر پور اور مدلل تقریر سننی ہے تو کھل کر ساتھ بھی دینا پڑیگا:

اب رشتہ محبت کچھ اس طرح چلے گا
کچھ تم قدم بڑھاؤ کچھ ہم قدم بڑھائیں

مجھے دعویٰ نہیں تنہا نباہی دوستی ہم نے
محبت کو سنبھالا ہے کبھی تم نے کبھی ہم نے

اب میں مقررہ شعلہ بیان ،خطیبہ ذیشان ،قرار جسم وجاں محترمہ
..........صاحبہ کو اس شعر کے ساتھ دعوت اسٹیج دوں کہ:

تیر پہ تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے میری جان جگر کس کا ہے

ہوں تیری خطابت کے انداز سخن ایسے
اسلام کی خوشبو پھر گھر گھر میں سبھی مہکے

☆☆☆

ابھی آپ محترمہ..........کی ولولہ انگیز تقریر سے مستفیض و مستنیر ہو رہی تھیں
اور محبت رسول کو اپنے سینوں میں اجاگر کر رہی تھیں اور ہونا بھی چاہیے کیونکہ:

مسلماں کے لئے ان کی محبت شرط ہے لازم
بغیر عشق محمد کے مسلماں ہونا ناممکن

اب نعت کیلئے میں ایک ایسی شاعرۂ خوش گلو سے گزارش کرنے جارہی ہوں جو کسی تعارف کی محتاج نہیں جن سے میری مردا.................... صاحبہ ہیں ان سے میری مؤدبانہ التجا ہے کہ وہ مائک پر تشریف لاکر نعتیہ کلام سے حاضرات جلسہ کونوازیں

سبو اپنا اپنا ہے جام جام اپنا اپنا
کیے جاؤ ے خوارو کام اپنا اپنا

میرے دل ودماغ میں چاہت ہے یہ رچی
پڑھ دوتم ایسی نعت جو الفت میں ہو بسی

☆☆☆

یہ تھیں محترمہ........... صاحبہ جو اپنے اچھوتے انداز اور پیاری پیاری کوئل کی کوک سی آواز سے ہم سبھی سامعات کے دلوں کو منور و مجلیٰ کررہی تھیں محسوس یوں ہورہا تھا کہ ہم لوگ مدینہ کی گلیوں میں گشت کررہے ہیں ان کی شان میں بس اتنا کہوں گی کہ:

نعت نبی کچھ ایسے انداز میں سنایا
دل اپنا جھوم اٹھا طیبہ میں خود کو پایا

اب میں اپنی ماں بہنوں کے ذہن ودماغ کو نظم سے نثر کیطرف پھیرتے ہوئے ایک ایسی شخصیت گوناگوں اوصاف ومحاسن کی بارگاہ میں آپ کو

لے چلوں جو شعلہ بیان مقررہ اور دلوں کو رلانے والی واعظہ بھی ہیں۔ جو اعلی درجے کی ادیبہ بھی اور باصلاحیت معلمہ بھی ہیں۔ آپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ وہ کون ہوسکتی ہیں؟ چلی آئیں چلی آئیں محترمہ............صاحبہ میں ان سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ تشریف لائیں۔ اور اپنی پر مغز مدلل ومبرہن تقریر سے سامعات کے قلوب میں نور ایمانی کو جلا بخشیں:

پیش جو مسائل ہوں گفتگو سے حل کر دو
فیصلہ نہیں ہوتا گھر میں بیٹھ جانے سے

خطیبوں کو تو ہونا چاہیئے نازاں خطابت پر
تیری شان خطابت پر خطابت ناز کرتی ہے

☆☆☆

سبحان اللہ ماشاء اللہ ابھی آپ لوگ محترمہ کے والہانہ انداز بے نیاز اور فصاحت وبلاغت سے مرصع تقریر سے خوش وخرم ہو رہی تھیں اور قلب کی تاز گی کا احساس کررہی تھیں اور انکی مدح سرائی میں محو تھی۔

ہمکو ہے ناز انکے بیاں بے نیاز پر
جس سے ہوا ہے شاد ماں محفل کا ہر بشر

معزز سامعات!..........آپلوگ درمیان میں سبحا اللہ ماشاء اللہ کہہ دیا کیجئے جو آپلوگوں کی بیداری کے ثبوت کا سبب بن سکے۔ اور جب درود

شریف پڑھا جائے تو آپلوگ اسکو عشق رسول میں سرشار ہوکر محبت رسول میں مست ہوکر پڑھا کیجئے اسلئے کہ ہمیں واقعی عشق ہے رسول خدا سے اور جب عشق ہے الفت ہے مصطفیٰ سے تو انکی یادوں میں سرشار رہنا بھی ضروری ہے کیونکہ:

سرشار ہمیں رہنا الفت میں ضروری ہے
حاکم ہیں دو عالم کے یہ شان حضوری ہے

اب میں چاہتی ہو کہ پھر نعت رسول خدا کی دعوت دوں کیونکہ صرف میری ہی نہیں میرے یقین سے تمام اہل محفل کی یہی خواہش ہے کہ:

نعت خواں نعت اب تو سناتے رہیں
ہم تصور میں طیبہ کو جاتے رہیں
پھر مدینہ کی گلیوں میں گھوما کریں
سبز گنبد سے دل جگمگاتے رہیں

دھوم ہے شاعر شیریں کو بلایا جائے
عشق و عرفان کا نغمہ کوئی گایا جائے
مدحت سید عالم کی حسیں محفل میں
نغمہ نعت نبی سب کو سنایا جائے

لہذا آپ لوگ خود کو سنبھال کر بیٹھیں اس لیے کہ اب میں ایک ایسی مطلوبہ کو آواز دینے کی زحمت کروں گی کہ جن کا نام اگر اہل محفل کے سامنے

ذکر کیا جاتا ہے تو فرط مسرت سے جھومنے لگتے ہیں اور بے چین ہوکر آمد کا انتظار کرنے لگتے ہیں۔ میری مراد محترمۃ المقام قابل صد احترام ......صاحبہ ہیں کہ وہ آئیں اور اپنی بے مثال اور لاجواب اور قابل مدح آواز سے ہمارے قلوب وجگر کو باغ طیبہ کا گل گلزار بنا دیں۔

امیدیں لاکھوں ہے لیکن بڑی امید یہ ہے
تیرے کلام سے ہو جائیں مشکبار سبھی

نہ ضروت ہے شمع کی نہ ہے پروانے کی
میری خواہش تو ہے بس آپکے آجانے کی

☆☆☆

سبحان اللہ ماشاءاللہ کیا ہی خوب سماں تھا، کیف وسرور میں ڈوبا ہوا زماں تھا۔ آپلوگوں کے سامنے حسین الفاظوں کا دریا رواں تھا۔ جس میں آپلوگوں کا مچلتا ہودل نہاں تھا۔ وہی حسین و بے مثال اور منفرد ہستی آپلوگوں کے سامنے سے گزر رہی ہیں۔ واقعی:

یہ نعت کی محفل کا اثر دیکھ رہے ہیں
اک نور کا عالم ہے جدھر دیکھ رہے ہیں

سب دیکھتے ہیں ذوق طلب حسن طلب سے
ہم دیکھنے والوں کی نظر دیکھ رہے ہیں

اسکے لہجے کا اثر ہے دل پر
کیف طاری ہے ساری محفل پر

انھوں نے اپنے ہر آنے والے کلام سے آہستہ آہستہ سامعات کے دل پر محبت رسول کا دیا جلا دیا اور قلب کو ایمان کی نئی روشنی بخشی۔ یقیناً:

محبت اثر کرتی ہے دھیرے دھیرے
محبت کی خاموش چنگاریاں ہیں

میری تمنا ہے اور مجمع کی دلی پکار ہے کہ اب ایک بار اور کسی ایسی شاعرہ کو بلایا جائے جس کی آواز دلوں کو مسحور کر دے اور نعتیہ دور ایک دفعہ اور چلے:

اک دفعہ اور چلے اور چلے اور چلے
نعتیہ دور چلے دور چلے دور چلے

میری مراد عندلیب گلشن رسالت بلبل باغ مدینہ محترمہ..........صاحبہ ہیں گزارش ہے التماس ہے نیوِدَن ہے رِکویسٹ ہے کہ:

رندوں کو خیر خواہ بنانے کے لیے آ
اہل نظر کا ہوش اڑانے کے لیے آ

مستی بھری آواز سنانے کے لیے
ہونٹوں سے وہ شراب پلانے کے لیے آ

☆☆☆

پلکوں پہ لیے حسرت دیدار گئی ہے
روضے پہ تیرے نرگس بیمار گئی ہے

ہے جانے کہاں ہے منزل سرکار دوعالم
جبریل کی پرواز بھی تھک ہار گئی ہے

لگتا ہے میرے فکر و تصور کے نگر میں
بڑھیا کوئی پھر مصر کے بازار گئی ہے

اب چلئے موقع کو دیکھتے ہوئے ایک ایسی ذی وقار خطیبہ کی طرف متوجہ ہوں جن کیلئے طوفان سے ٹکرانا پھول اٹھانے کے مانند ہے۔اور دشمنان دین کی محفل میں جانا تو شیر کے مانند ہے۔آپ لوگ بھی منتظر ہوں گی اس بات کی کہ آخروہ کونسی ایسی باکمال ادیبہ ہیں تو آیئے آپ لوگوں کو انکے اقوال وانداز سے ملاقات کرادوں۔جن کا نام نامی اسم گرامی .... ہے ہوشیار، گوش برآواز!

گل کو جو شعلہ بنادے میں بلاتی ہوں اسے
آگ پانی میں لگادے میں بلاتی ہوں اسے

شیر سی آواز اور باطل شکن تقریر سے
خرمن باطل جلادے میں بلاتی ہوں اسے

آجائیں محترمہ مائک پر، چلی آئیں چلی آئیں......

چھائے ہیں غم کے بادل ذرا ان کو ہٹا دے
سب منتظر ہیں تیرے! جھلک اپنی دکھا دے

☆☆☆

ان کو رخصت ہوتے دیکھکر میں بہت حسرت وافسوس کے ساتھ کہنا چاہونگی کہ:

انکے آنے سے چلی آئی تھی محفل میں بہار
انکے جانے سے ہر اک دل ہو گیا ہے بیقرار

اب محفل کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کیلئے موڈ سنوارنے کے لیے' ذہن کو یاد رسول میں بسانے کے لیے سماء پر اواز اور دلوں پر حکومت کرنے والی آواز تک آپ لوگوں کو لے چلوں کیوں کہ مجھے خوب معلوم ہے گرمی میں کمبل اور ٹھنڈی میں چادر اوڑھنے والی کو دنیا کیا سمجھتی ہے طبیب نبض دیکھ کر مرض پہچان لیتا ہے اور نقیب رخ دیکھ کر موڈ جان لیتا ہے:

جیسا موسم ہو مطابق اس کے میں دیوانی ہوں
مارچ میں بلبل ہوں میں جولائی میں پروانہ ہوں

آیئے محترمہ کو اس شعر کے ساتھ دعوت سخن دیں:

دور خزاں گیا گھڑی آئی بہار کی
اب آیئے حد ہوگئی ہے انتظار کی

☆☆☆

سبحان اللہ سبحان اللہ واقعی انہوں نے دل ودماغ اور قلب وجگر کو اپنا قیدی بنالیا اب میرا حال مت پوچھئے بس......

خرد زنجیر پہناتی رہے گی
جو دیوانی ہیں دیوانی رہیں گی

کیا پوچھتی ہو اب تو میرے پاس کچھ نہیں
اک دل ہی تھا جو آپ کو نذرانہ کردیا

☆☆☆

اب مونس وغمخوار، کشتی انسانیت کے کھیون ہار تاجدار حرم فخر رسل، مولائے کل، دانائے سبل، نبی آخر الزماں مالک کون ومکاں محمد ﷺ کی سیرت مقدسہ ومکرمہ معظمہ پر روشنی ڈالنے کیلئے جامعہ کی عزت مآب، ذی وقار، ذی جاہ، ذی صلاحیت ہر دلعزیز مشہور ومعروف شخصیت عالمہ فاظلہ محترمہ............صاحبہ کو میں آواز دے رہی ہوں کہ وہ یہاں آنے کی زحمت گوارہ کریں اس شعر کے ساتھ:

میں اسے آواز دیتی ہوں خطابت کے لیے
جو زمانے میں نہیں محتاج شہرت کے لیے

سن کے اس کا واعظ سارے اہل محفل کا یہاں
دل مچل اٹھے مدینے کی زیارت کے لیے

انداز انوکھا ہے اور بات بھی پیاری ہے
مائک پہ چلی آئیں اب آپ کی باری ہے

☆☆☆

سبحان اللہ سبحان اللہ ابھی آپ تمام سامعات سیرت رسول پر فاضلانہ تقریر سے مستفیض و مستنیر ہو رہی ہیں حقیقتاً:

اسکا جواب ہی نہیں وہ لا جواب ہے
لفظوں میں کیا بیان ہو سیرت رسول کی

اب میں آپکے ذائقے کو بدلنے کیلئے قلبی نشاط پیدا کرنے کیلئے کیف و سرور کو باقی رکھنے کیلئے ایک ایسی شاعرہ کو پیش کروں جو عشق رسول میں غرق ہو کر جب نعت شہ ابرار پیش کرتی ہیں تو عشق رسول کا سمندر تلاطم خیز ہو جاتا ہے جن سے مراد آرزو من محترمہ.......... صاحبہ ہیں انکی حقیقت و اصلیت تو یہ ہے کہ وہ

دل و دماغ میں کیف و سرور بھر دینگی
وہ گنگنائیں گی دل باغ باغ کر دینگی

☆☆☆

سبحان اللہ سبحان اللہ ماشاء اللہ بہت خوب......

تیری آواز میں وہ کشش ہے اہل محفل پریشان ہے
تیری شیریں کلامی کو سنکے مست کوئل بھی حیران ہے

ثنا میرے ہے لب پر کبریا کی
ضیا ہے میرے دل میں مصطفیٰ کی

چلا ہے ذکر یہ محفل میں کس کا
ہر اک سو گونج ہے صلِ علیٰ کی

اب آیئے آخری کڑی اس پروگرام کی مقررہ خصوصی جن کے لیے کافی دیر سے مجمع بے تاب ہے اب ساری بے چینیوں کو دور کر لیجئے وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے بلا کسی تاخیر کے میں دعوت سخن دے رہی ہوں محترمہ ....صاحبہ کو چند اشعار کے ساتھ:

جان چمن و روح صبا کہہ کے پکاروں
اے رہبر ملت تجھے کیا کہہ کے پکاروں

چارہ گرِارباب محبت کہوں تجھے
یا دردتمنا کی دوا کہہ کے پکاروں

غلام ساقی کوثر کی یوں تقریر ہوتی ہے
قرآن پاک کی وہ اک حسیں تفسیر ہوتی ہے

☆☆☆

اناؤنسری کے لیے منتخب اشعار

چشم خفتہ کو جگا دے نعتیہ اشعار سے
قلب کو بیدار کر دے نغمگیں گفتار سے

ذات تیری با اثر اور قول ہے با اعتبار
بہر مجلس آپ تو ہیں باعث صد افتخار

مجھکو ترے انداز سخن پر ہی ناز ہے
تو آگئی تو ساری ہی محفل پہ چھا گئی

دل میں حسرت نہ رہے لب پہ تقاضہ نہ رہے
آپ آجائیں تو پھر کوئی تمنا نہ رہے

لب ہیں خموش آنکھوں میں تیرا سوال ہے
سناٹا گفتگو کیلئے بے مثال ہے

کون سی حسن ادا نعت کی جو تجھ میں نہیں
پھول وہ تم نے چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں

دل بدل سکتے ہیں جذبات بدل سکتے ہیں
ملک کے فکر و خیالات بدل سکتے ہیں

دور موجود کے دن رات بدل سکتے ہیں
تم بدل جاؤ تو حالات بد سکتے ہیں

حمد کے واجبات کہہ دیجیے
نعت بہر نجات کہہ دیجیے

روشنی میں کتاب و نعت کی
دل میں اترے وہ بات کہہ دیجیے

یاد سرکار میں جو روتے ہیں
داغ عصیاں کے دل سے دھوتے ہیں

نعت پڑھتے ہیں جو عقیدت سے
سرخرو وہ جہاں میں ہوتے ہیں

کچھ ایسی بے خودی ہے تیرے انتظار میں
تصویر بن چکی ہوں تیرے انتظار میں

بزم رسول پاک کا اعجاز دیکھئے
گزری ہیں جو ابھی ذرا انداز دیکھئے

پیغام نبی مجھکو ایکبار سنادے
سرکار کی محفل کی دیوانی بنادے

ولیوں کی عنایت ہے مکتب کی کرامت ہے
محفل کو قرار آیا کچھ ایسی خطابت ہے

مسلک احمد رضا سے جو ذرا بھی کٹ گیا
راہ میں بس اس کی سمجھو آکے شیطاں ڈٹ گیا

کوئی مانے یا نہ مانے یہ حقیقت ہے اسے
فیض حاصل تھا یہاں سے وہ کنکشن کٹ گیا

کرو سرکار کا چرچا جو ہوگا دیکھا جائے گا
مناؤ رات دن جلسہ جو ہوگا دیکھا جائے گا

وہابی دیو کا بندہ اگر آجائے محفل میں
بھگا دو مارکر ڈنڈا جو ہوگا دیکھا جائیگا

قادری رضوی چشتی کا سم کارڈ ہے
ہم غریبوں کا ٹاور مدینہ میں ہے

کنجوس مکھی چوں وہابی کے مال پر
میلاد فاتحہ کا بھی کرنا حرام ہے

اللہ رے کس شیر سے اب پڑگیا پالا
ہندو کی دیوالی ہے وہابی کا دیوالہ

وہ سجدہ تو سجدہ ہوا ہی نہیں
کہ سر جھک گیا دل جھکا ہی نہیں

وائے ناکامی زاہد کہ جبیں پر اس کی
داغ سجدہ تو بنا داغ محبت نہ بنا

کسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

گر دیکھنا ہے صاحب واللیل کا جمال
روشن چراغ طور تجلّی کرے کوئی

سینہ نہ ہو مدینہ تو روشن نہ ہو جبیں
گو لاکھ سجدہ جانب کعبہ کرے کوئی

نظر سوئے عشق علیؑ کررہی ہوں
تلاش در مصطفیٰ کررہی ہوں

خودی بے خودی سب فنا کررہی ہوں
میں تکمیل عشق خدا کررہی ہوں

آج کی رات ہے کیا رات میں خوشبو آئی
جذبہ شوق ملاقات میں خوشبو آئی

صبح دم آئی کبھی رات میں خوشبو آئی
جب چلی بات تیری بات میں خوشبو آئی

چھٹ جائے اگر دولت کونین تو کیا غم
چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامان محمد

بلبل کو چین ملتا ہے باغوں کے پھول سے
دل کو سکون ملتا ہے نعت رسول سے

بنتی ہے فکر نعت کا عنواں کبھی کبھی
ہوتا ہے بزم دل میں چراغاں کبھی کبھی

گردن میں ہار ڈالے ہیں ماہ و نجوم نے
گزرا ہے ان حدوں سے مسلماں کبھی کبھی

سنبھلتی نہیں ہے ہمارے سنبھالے
ہماری یہ محفل تمہارے حوالے

کرم کوشیاں ہیں ستم کاریاں ہیں
بس اک دل کی خاطر یہ تیاریاں ہیں

سنا دے ایسی کچھ نعتیں ملے لذت بھی جینے میں
نہیں ہے آرزو اسکے سوا کوئی بھی سینے میں

عمر بھر مجھے ہوگا ناز اپنی قسمت پر
تو نے ایسے لہجے میں نعت گنگنائی ہے

شمع عشق والفت کی قلب میں جلائی ہے
بس اسی لئے محفل ہم نے یوں سجائی ہے

غنچہ کو چٹکائے جا کلیوں کو کھلائے جا
بزم میں سرکار کی نعت گنگنائے جا

فکر جہاں سے کردے زمانے کو بے نیاز
آجائے وجد سب پہ کچھ ایسا کلام کر

روشن جہاں میں ہم بھی ہوں مانند کہکشاں
تاریکیاں ہو ں دور فقط نور عام کر

تیرے ہی انتظار میں محفل سجائے ہیں
آجا کہ بس امید تجھی سے لگائے ہیں

ہاتھوں میں ڈائری لئے یہ سر جھکانے کی ادا
دیوانہ کر رہی ہے یہ نعتیں سنانے کی ادا

نہ ہوتے آپ تو کچھ بھی نہ ہوتا بزم نوری میں
تمہارے ہی لئے محفل سجی معلوم ہوتی ہے

یہ ہوائیں ٹھنڈی ٹھنڈی جو ارم سے آ رہی ہیں
یہ مدینہ ہو کے آتیں تو کچھ اور بات ہوتی

یہ جو نعت شاہ بطحا سر بزم پڑھ رہی ہو
یہی طیبہ میں سناتی تو کچھ اور بات ہوتی

پہلے نبی کے عشق کی شمعیں جلایئے
پھر وادیٔ حیات کو کعبہ بنایئے

نعت رسول پاک کا تحفہ لئے ہوئے
بزم رسول پاک میں تشریف لایئے

تیری آواز میرے قلب نے چاہا ہے بہت
دل تو کیا روح نے بھی تجھکو پکارا ہے

یہ بزم سنوارا ہے فقط آپ کی خاطر
اور اسکو بنایا ہے فقط آپکی خاطر

محفل کو سجانا کوئی آسان نہیں ہے
اور اسکو سجایا ہے فقط آپ کی خاطر

شمع اخلاص بہرحال جلاکر رکھدو
یاد محبوب خدا دل میں بساکر رکھدو

ہر گلی کوچے میں شیطان پھرا کرتے ہیں
پڑھ کے لاحول انہیں دور بھگا کر رکھدو

کھلیں گے غنچے مسرتوں کے دیار آقا میں جا کے دیکھو
ملیں گی خوشیاں تجھے جہاں کی نبی کی نعتیں سنا کے دیکھو

فرقت کی اب یہ گھڑیاں کٹتی نہیں ہماری
آجاؤ کہ اب حسرت مٹتی نہیں ہماری

قدرت نے آپ کو وہ جوش عمل دیا ہے
تم جس سے نشر کرو دو ہر ہر کلام اس کا

آباد ہو کہ ویراں صحرا ہو یا گلستاں
کر دو نصیحت ایسی گونجے پیام اس کا

تیری آواز میں وہ کیف کا عالم پسند آیا
ترا انداز نعت سرور عالم پسند آیا

ہمیں تو نے دیار عشق کی منزل پہ پہونچایا
قسم ہم کو یہی رہبر یہی ہمدم پسند آیا

سناؤ نعت ہمیں رب کی بندگی کے لئے
کہ مدح کرنا ضروری ہے اس نبی کے لئے

کیا تھا جس سے میرے رب نے وعدۂ بخشش
اسی نے اشک بہایا تھا امتی کے لئے

نعت نبی سنادیا تم نے کچھ اس طرح
اب کوئی آرزو میرے دل میں نہیں رہی

آواز میں تمہاری ستم ضرور ہے
اللہ کی عطا سے بڑی با شعور ہے
تعریف تیری کر نہیں سکتی یہ فاطمہ
سن لے جو نعت تجھ سے مچلتا ضرور ہے

تعریف کے قابل یہ کہاں میری زباں ہے
تعریف تیری ایسی میرے دل میں نہاں ہے

غمزدوں کو ہنسا لیا جائے
دل کو نوری بنا لیا جائے
سن کے پیارے نبی کی مدح و ثنا
قلب کو جگمگا لیا جائے

تیری نعت گوئی کا فیض اب تو کیا کہنا
ڈوبی بزم نوری میں زندگی ہماری ہے

نعت نبی کچھ ایسی آواز میں سنایا
بے چین قلب کو اب بے حد قرار آیا

ہے کیا شان عالی میرے مصطفیٰ کی
فرشتوں کو بھی سر بہ خم دیکھتے ہیں
زمیں کا تو کیا ذکر اے اہل دنیا
فلک کو بھی زیر قدم دیکھتے ہیں

ذکر صل علیٰ میں سحر ہوگئی
بزم نوری سے شب تربتر ہوگئی
آرزو تھی نہ یہ ختم ہو شب کبھی
ہائے قسمت نمایا سحر ہوگئی

لے چلے تجھکو قسمت مدینے اگر
نعت شاہ امم گنگنا دو ذرا
اپنے آقا کے در کا تصور کئے
آؤ تقدیر اپنی جگا لو ذرا

تعریف تو کرتی ہوں مگر کر نہیں سکتی
الفاظ کی وہ جادوگری مجھ میں نہیں ہے

محفل میں تجھے ہم نے کچھ ایسے بلایا ہے
راہوں کو سجایا ہے پلکوں کو بچھایا ہے
دل کھول کے سرور کی محفل کو سجایا ہے
آواز تیری سن کر دل اپنا لٹایا ہے

تجھ کو اگر ہے عشق رسول انام سے
اپنی زباں کو کھول محمد کے نام سے
پڑھ کر میرے رسول کی وہ نعت سنا دے
جس میں ہو ربط خاص محمد کے نام سے

میں صدقے اسکی رحمت کے میں قرباں اسکی شفقت کے
کبھی بھولا نہ امت کو پیمبر ہو تو ایسا ہو
شب معراج حق سے لے لیا وعدہ شفاعت کا
گنہگاروں شفیع روز محشر ہو تو ایسا ہو

ذکر نبی ہو ایسا ہر ذرہ ستارا ہو
چشمان تصور سے طیبہ کا نظارہ ہو

اب بھی گوشے گوشے میں ان کی جلوہ باری ہے
مجھ کو باغ طیبہ کی سرزمیں پیاری ہے

عمر بھر اسے ہوگا ناز اپنا قسمت پر
جس نے ایک ساعت بھی نعت میں گزاری ہے

پڑھو ہمارے نبی کی نعتیں نظر میں طیبہ بسا بسا کر
مٹے گی ظلمت تمہارے دل سے دیار ضا کا جلا جلا کر

اپنے جیسا نبی کو میرے کہتے ہیں گستاخ نبی
ان بیہودہ کتوں پر تو لعنت ہو پھٹکار ہو
وہ بھی بشر ہیں ہم بھی بشر ہیں یہ حجت نادانوں کی
ایسے کم عقلوں کے سر پر جوتوں کی سوغات ہو

اب ضروری ہوگیا مائک پہ آنا آپکا
چلنے والا اب نہیں کوئی بہانا آپکا

گذارش ہے تم آ کے نعتیں سنا دو
ذرا اہل محفل کی قسمت جگا دو

جو سن لے تجھ سے نعت وہ دیوانہ کیوں نہ ہو
باتیں ضرور خاص ہیں تیری زبان میں

نعت پڑھنے سے قسمت سنور جائے گی
بات بگڑی ہو پھر بھی سدھر جائے گی

آپ نعتیں ہمیشہ سناتے رہیں
ہم تصور میں طیبہ کو جاتے رہیں

نعت شاہ امم گنگنا دیجئے
دل کو میرے مدینہ بنا دیجئے
کر کے محبوب باری کی ہر دم ثنا
اہل محفل کو جنت دلا دیجئے

انداز خطابت میں ہو نور کا وہ منظر
باطل کا اندھیرا بھی ہو جس سے رفو چکر

ہر سمت بجے ڈنکا اسلام کی عظمت کا
باطل کیلئے تیری تقریر بنے خنجر

اتنا حسین منظر اتنی حسین راتیں
دل جھوم اٹھا سن کر پیاری تمہاری نعتیں

یہ مہکا مہکا موسم یہ بھیگی بھیگی راتیں
دیوانہ کر گئی ہیں یہ پیاری پیاری نعتیں

اس کیلئے رحمت کا دروازہ بھی کھلتا ہے
نعتوں کو محمد کی جو شوق سے پڑھتا ہے

سینے میں دیا عشق احمد کا جلایا ہے
ظلمت کدہ دل کو پر نور بنا یا ہے

مچل رہی ہے یہی آرزو میرے دل میں
سنا دو نعت بصد شوق آج محفل میں

میرے دل ودماغ میں بس ایک ہی آرزو
پڑھ دے تو پیاری نعت بصد شوق آبرو

ذرے کو میرے آقا نے تارا بنا دیا
اپنے کرم سے گونگے کو گویا بنا دیا
تونے سنا کے نغمہ نعت شہ ہدیٰ
میرے دل ودماغ کو شیدا بنا دیا

اسلام کے چراغ کو گھر گھر میں جلا دو
دنیا سے کفر و شرک کی ظلمت کو مٹادو
صلِ علیٰ کی چاروں طرف دھوم مچادو
صحرا کو مصطفیٰ کا چمن زار بنادو
اللہ کے کلام کو اسطرح بیاں کر
باطل کی ظلمتوں کا جنازہ نکال دو

بد بخت وہابی سے جسکو جلن نہیں ہے
اس دل میں محمد کی نوری کرن نہیں ہے

مٹا کر نام نجدی کا اٹھا اسلام کا پرچم
لگاؤ یا رسول اللہ کا نعرہ یونہی پیہم

چلا اپنی خطابت کی وہابی پہ وہ شمشیریں
کہ جس سے ٹوٹ جائے انکی گستاخی کی زنجیریں

سرکار سے جسکو بھی محبت نہیں ہوتی
دوزخ سے بہرحال اسے فرصت نہیں ہوتی

نبی کی بزم میں آکر مقدر آزما لے تو
ملے گی خلد کی منزل قدم آگے بڑھا لے تو

نعت نبی سے عشق کا منظر نہ پوچھئے
سرکار کی یہ چاہنے والی مچل گئی
میرے نبی نے قلب کو ایسا جلا دیا
کتنے ہی کم نصیب کی قسمت بدل گئی

یہی ہے آرزو سبکی یہی ہے آرزوئے من
نچھاور کردو آقا پر دل و جان و جگر تن من

کروالفت محبت سے میرے محبوب کی مدحت
اکٹھا کرلیں توشہ اس جہاں کا زندگی میں ہم

ضرورت آپکی کچھ خاص ہے اس بزم میں ایسے
کہ بزم گلستاں میں ہو ضرورت پھول کی جیسے

تمہاری خوش بیانی کا ذرا اظہار ہو جائے
کہ جس سے گوشہ گوشہ دین کا معمور ہو جائے

کرو ہر دم بلند اسلام کا تم اس طرح پرچم
کہ جس سے شادماں جنت کی ہر اک حور ہو جائے

کرو آغاز دین مصطفیٰ زور بیانی سے
سبھی خواتین کا دل ہو منور ضو فشانی ہے

ہو نظرو میں ہر وقت سیرت کا جلوہ
حبیب خدا کی محبت کا جلوہ
کمر ٹوٹ جائے وہابی کی جس سے
دکھا دے کچھ ایسا خطابت کا جلوہ

کردو بیان عشق و محبت رسول کی
جنت میں لے کے جائیگی الفت رسول کی

نظروں میں ہر گھڑی رہے سیرت شہ ابرار
رگ رگ میں سماجائے محبت رسول کی

مغموم میرے دل کے الم سارے ہٹادے
اب ساقی کوثر کا تو دیدار کرادے

بلواکے اسکو طیبہ دکھلادو اپنا روضہ
غم میں فراق کے اب رہتی نہیں یہ شاداں

بن دید کے ہے جینا بیکار فاطمہ
اب جی نہیں سکے گی تیری یہ خادمہ

جب میری مشتاق نظروں کو قرینہ آگیا
کھنچ کے آغوش تصور میں مدینہ آگیا

جھوم کر نعت نبی پڑھتی ہے جس میں کائنات
رحمت و برکت کا وہ نوری مہینہ آگیا

جو ہم حضور کی محفل سجائے جاتے ہیں
قسم خدا کی مقدر بنائے جاتے ہیں

ثنا میرے ہے لب پر کبریا کی
ضیا ہے میرے دل میں مصطفیٰ کی

چلا ہے ذکر یہ محفل میں کس کا
ہر اک سو گونج ہے صلِ علیٰ کی

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

شیشے کے گھر میں بیٹھ کے پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھئے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

وہابیوں میں شرم کا کچھ بھی اثر نہیں
ہے اعتراض غیروں پہ اپنی خبر نہیں

☆☆☆

نظامت کے لئے الفاظوں کا گلدستہ

معروف ومشہور	عظیم الشان ہستی	خطیبۂ باأثر
مقررہ باکمال	خطیبۂ شہیر	واعظہ بے نظیر
عالمۂ بیکراں	ماہر علوم وفنون	فنکار ادیبہ
بے باک خطیبہ	شیریں بیاں مقررہ	گہربار خطیبہ
بصیرت افروز واعظہ	سیدۃ الخطباء	چشمۂ علم وحکمت
شاندار خطیبہ	پرزور واعظہ	واعظہ ذی جاہ
مقررۂ خوش الحان	خطیبہ ذی وقار	فصیح اللسان
پرمتانت واعظہ	ساحرۃ اللسان	والہانہ انداز
خوش کلام	شیریں مقال	مفکرۂ اسلام
قاطع کفر	پیکر اخلاق	محبوب محفل
ممتاز واعظہ	وارث انبیاء	خطیبۂ لاثانی

منفرد مقررہ — گوہر الخطباء — ذی وقار ادیبہ

ایمان افروز کلام — عظیم شخصیت — کمال سخن

نایاب مقررہ — طلسماتی انداز — ملکۂ خطابت

واعظہ شیریں کلام — کمال سخن — عالمۂ بے بہا

شعلہ نوا خطیبہ — مقررہ لاثانی — خطیبہ باوقار

شکر آمیز آواز — دلکش صدا — طوطیٔ خوش الحان

مترنم ساحرہ — سحر انگیز آواز — شاعرۂ خوش انداز

شاہکار ترنم — خوش گلو شاعرہ — شیریں مقال

والہانہ انداز — خوشنما نغمہ — پیاری ترنگ

ولولہ انگیز شاعر — صدائے بے نیاز — شعروادب کا نگینہ

کیف پرور — سریلی آواز — شیریں آواز

شاعرۂ خوش الحان — صدائے لاجواب — پرجوش انداز

موہنی آواز — آواز دل نواز — صدائے بے نوا

نایاب شاعرہ	اعجاز مصطفیٰ	ملکۂ ترنم
نازک اندام	دلربا صدا	دلنشیں انداز
نعت خوانی	حسین نغمہ	دل لبھانے والی آواز
بے نوا شاعرہ	بے بہا شاعرہ	مؤثر انداز
فکر انگیز خطاب	اعجاز پر کیف	پر کیف آواز
نغمہ سرائی	مخصوص لب ولہجہ	ساحرانہ انداز
پر جوش صدا	دیوانہ کر دینے والی آواز	مسحور کن ادا

☆☆☆

نعت شہ ابرار

جب میرے نبی مجھکو دیدار کرادیں گے
اس دید کے بدلے میں ہم جان لٹادیں گے

جب جاؤں گی طیبہ کو تو کیسی خوشی ہو گی
سرکار تو قدموں میں پھر مجھکو جگہ دیں گے

اور فخر کریں گے ہم اس وقت مقدر پر
جب خاک مدینہ کو آنکھوں میں لگا لیں گے

روضے کو میں دیکھوں گی حسرت کی نگاہوں سے
ہے مجھکو یقیں آقا قسمت کو جگا دیں گے

کرتے ہیں پیمبر کی جو شان میں گستاخی
ہم ایسے کمینوں کو گولی سے اڑادیں گے

سورج کی تپش ہو گی جب فاطمہ محشر میں
آقا مرے رحمت کی چادر میں چھپالیں گے

☆☆☆☆

نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مدحت کو محمد کی جو شوق سے کرتا ہے
اس بندۂ مومن کو اکرام بھی ملتا ہے

سرکار مدینہ سے الفت جو کرے دل سے
اس کیلئے جنت کا دروازہ بھی کھلتا ہے

عشق شۂ بطحا کی ہو دل میں شمع روشن
ان شمعوں سے باطل کا اندھیرا بھی مٹتا ہے

بگڑی ہوئی قسمت بھی بن جاتی ہے پل بھر میں
جو نعت عقیدت سے سرکار کی پڑھتا ہے

بدبخت وہ نجدی ہے جائے گا جہنم میں
جو شان پیمبر میں گستاخیاں کرتا ہے

ہے عشق محمد کا سینے میں دیا روشن
تم جتنا بجھاؤ گے یہ اتنا ہی جلتا ہے

پروانہ جہنم کا بیشک وہ وہابی ہے
بارے میں رضا کے وہ گستاخی جو کرتا ہے

ماں باپ کی خدمت کو کرتا ہے لگن سے جو
اللہ کی رحمت سے حصہ اسے ملتا ہے

محبوب خدا سے جو رکھتا ہے دلی چاہت
دیدار مدینہ کا موقع اسے ملتا ہے

کب فاطمہ جائیگی سرکار کے کوچے میں
طیبہ کی جدائی میں دل اسکا تڑپتا ہے

☆☆☆

سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
نور عین لطافت پہ الطف درود
زیب و زین نظافت پہ لاکھوں سلام
صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام
فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے کس کی قوت پہ لاکھوں سلام
رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
فرحت جان مومن پہ بے حد درود
غیظ قلب ضلالت پہ لاکھوں سلام

لخت لخت دل ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

چشمہ مہر میں موج نور جلال
اس رگ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پردرود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

شبنم باغ حق یعنی رخ کا عرق
اسکی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

اسکی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اسکی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اسکی باتو ں کی لذت پہ لاکھوں درود
اسکے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کروروں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام